سوال

(43) روزے کی حالت میں سینگی لگوانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

روزے کی حالت میں سینگی لگوانا کیسا ہے؟

ایک حدیث میں ہے کہ سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں نے افطار کیا اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی؟ (نوید شوکت دربی برطانیہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

"أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وہو محرم، واحتجم وہو صائم"

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔ (صحیح بخاری 5694)

سینگی یعنی پچھنے لگوانے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے جسم پر پچھنے لگا کر سینگی وغیرہ کے ذریعے سے خون نکالنا تاکہ بیماری کا علاج ہو جائے۔

درج بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ روزے کی حالت میں سینگی لگوانا جائز ہے۔

سیدنا ثابون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَفطرَ الحَاجمُ وَالمَحجومُ"

"سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (سنن ابی داؤد 2367 وسندہ صحیح وصححہ ابن خزیمہ 1962۔1963 وابن حبان 899 والحاکم علی شرط الشیخین 1/427 ووافقہ الذہبی)

اس مفہوم کی اور بھی بہت سی روایات ہیں لیکن سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ":

"عن أنس بن مالک قال : أول ما کرہت الحجامة للصائم أن جعفر بن أبي طالب رضی اللہ عنہ احتجم وہو صائم ، فمر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال : أفطرہذان ، ثم رخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد فی الحجامة للصائم ، وکان أنس یحتجم وہو صائم "

میں نے سب سے پہلے اس وقت روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا ناپسند کیا تھا جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی تو وہاں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور آپ نے فرمایا : "ان دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ " پھر اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کے لیے سینگی لگوانے کی اجازت دے دی۔ اور انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) روزے کی حالت میں سینگی لگواتے تھے۔

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : اس کے سارے راوی ثقہ ہیں اور اس میں کوئی علت (قاوحہ) نہیں۔ (سنن الکبری للبیہقی 4/268

اس روایت کی سند میں عبداللہ بن المثنیٰ بن انس جمہور کے نزدیک موثق اور حسن الحدیث راوی ہیں (دیکھئے تحقیقی مقالات 5/207

خالد بن مخلد بھی موثق عند الجمہور اور حسن الحدیث ہیں لہٰذا یہ سند حسن لذاتہ ہے اور حافظ ابن عبدالہادی وغیرہ کی اس پر جرح صحیح نہیں ۔ واللہ اعلم۔

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا : روزے دار کے لیے سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں (صحیح ابن خزیمہ 1981 وسندہ حسن)

اس اثر کے راوی امام نعیم بن حماد موثق عند الجمہور ہونے کی وجہ سے حسن الحدیث ہیں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :

"الفطر مما دخل ، ولیس مما خرج "

داخل ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور نکلنے سے نہیں ٹوٹتا۔ (الاوسط لابن المنذر 1/195 ت 81 وسندہ صحیح)

نیز دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ (3/51 ح 9319 من رخص للصائم ان یحتجم)

عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : روزے دار کے لیے سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں۔ (ابن ابی شیبہ 3/53 ح 9333 ملخصاً وسندہ صحیح)

عروہ بن الزبیر رحمۃ اللہ علیہ روزے کی حالت میں سینگی لگواتے تھے۔ (ایضاً 9334) وسندہ صحیح)

اس باب کی تمام روایات کو مدنظر رکھ کر خلاصۃ التحقیق یہی ہے کہ سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹنے والی روایت منسوخ ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

نیز دیکھئے الاعتبار فی بیان الناسخ والمنسوخ من الآثار (ص 141)

فائدہ : اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ روزے کی حالت میں علاج کے لیے جسم سے کون نکلوانے یا کون دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن کمزوری کے ڈر کی وجہ سے بہتر یہی ہے کہ روزے کی حالت میں خون کا عطیہ نہ دیا جائے۔ (واللہ اعلم۔ (6/ اگست 2013ء) بمطابق 27/ رمضان 1334ھ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد3۔ روزہ، صدقۂ فطر اور زکوٰۃ کے مسائل- صفحہ149

محدث فتویٰ